Masjid kay Aadab

مسجد کے آداب

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا سنتوں بھرا بیان

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصۡحٰبِكَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصۡحٰبِكَ یَا نُوۡرَ اللّٰہ

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجِد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نَفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتِکاف کاثَواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شَریف کی فضیلت:

حضرت سَیِّدُنا اَبُو دَرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے رِوایت ہے کہ میٹھے میٹھے مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو شخص صُبح و شام مجھ پر دس دس (10،10) بار دُرُود شریف پڑھے گا بروزِ قِیامت میری شَفاعت اُسے پہُنچ کر رہے گی۔[1]

چارۂ بے چارگاں پر ہوں دُرودیں صد ہزار
بے کَسوں کے حامی و غمخوار پرلاکھوں سَلام

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الۡمُؤۡمِنِ خَیۡرٌ مِّنۡ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلمُعجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ٦ ص ١٨٥ حدیث ٥٩٤٢)

---

1 ... الترغیب والترھیب، کتاب النوافل، الترغیب فی آیات ... الخ، ۳۱۲/۱، حدیث: ۹۹۱

دو(2)مَدَنی پھول:(۱)بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔
(۲)جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا❀ ضَرورتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا❀ دیکھ کر بَیان کروں گا❀ پارہ14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنز الایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارد اِس فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً۔ یعنی "پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقت دل کے اِخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا❀ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا❀ نظر کی حِفَاظت کا ذِہن بنانے کی خاطر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

امامِ اہلسنّت اور ادبِ مسجد

رمضان کا بابرکت مہینہ تھا اور سرزمینِ ہند کے تاریخی شہر بریلی شریف میں مُوسَلا دھار بارش برس رہی تھی، اُوپر سے ایسی سَخْت سردی تھی کہ لوگ اُونی کپڑے پہنے لحافوں میں دَبکے ہوئے تھے، مگر اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مُجدِّدِ دین وملّت، پروانۂ شمعِ رسالت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فیضانِ رمضان سے فیضیاب ہونے کیلئے مسجد میں مُعْتَکِف تھے، ہر لمحہ یادِ خدا وذِکرِ مصطفٰے میں گُزر رہا تھا۔ لوگ مغرب کی نماز پڑھ کر جاچکے تھے اور اب گھڑی کی سُوئی عشاء کا وَقْت قریب ہونے کی خبر دے رہی تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نمازِ عشاء کے لئے وُضو کی فکر ہوئی! مگر وہاں بارش کے ٹھنڈے پانی سے بچ کر وُضو کرنے کی کوئی جگہ مُیَسَّر نہیں تھی۔ مسجد میں کرتے ہیں تو فرشِ مسجد مستعمل پانی سے آلُودہ ہوتا ہے اور باہر جانہیں سکتے! کریں تو کیا کریں! مگر جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے دِین کے لئے چُن لیتا ہے اُسے فَہم وفراست سے بھی نواز دیتا ہے۔ چنانچہ پیکرِ خوف وخَشیّت، سراپا اَدب و محبّت، اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس مسئلہ کا ایسا خوبصورت حل نکالا، جسے دیکھ کر ہر مسجد کا ادب کرنے والا اَش اَش کر اُٹھے گا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے اَوڑھنے کے لحاف کو تہہ کرکے موٹا کیا اور اسی پر بیٹھ کر وضو کرلیا اور پُوری رات ٹھٹھر ٹھٹھر کر جاگتے ہوئے گُزار دی، لیکن وضو کے پانی کا ایک قطرہ بھی مسجد کے فرش پر نہ گِرنے دیا۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، باب عادات مبارکہ و معمولات، ص ۱۲۱، بتغیر)

مسجد کی بے اَدبی کی مُختلف صُورتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے سے اندازہ لگایئے کہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دل میں مسجد کے ادب واحترام کا کیسا جذبہ تھا کہ بارش اور سخت سردی کی رات میں خُود تو تکلیف اُٹھالی، مگر مسجد میں پانی کا ایک قطرہ بھی گِرنے نہیں دیا۔ مگر افسوس! ہمارے مُعاشرے میں بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو مسجد کے آداب سے نا آشنا ہے۔ عُموماً لوگ وُضو کرنے کے بعد مسجد کی

www.dawateislami.net

دریوں اور فرش پر گیلے پیروں کے نشانات بناتے نیز ہاتھوں اور چہرے سے پانی کے قطرے ٹپکاتے چلے جاتے ہیں۔ یاد رکھئے! اَعضائے وُضُو سے پانی کے قطرے فرشِ مسجِد پر گرانا ناجائز و گُناہ ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/۶۴۷) اسی طرح رَمَضانُ المُبارک میں اِعتِکاف کرنے والے بعض اَفراد بھی مسجد کے اِحتِرام کو پسِ پُشت ڈال کر خُوب گپیں ہانکتے، قہقہے مارتے، پان، گٹکے چَباتے اور پھر مسجد کے کسی کونے میں تُھوکتے نظر آتے ہیں، کبھی مسجد کی دَریوں کے دھاگے نوچتے ہیں۔ اس طرح کرنے سے مسجد کا تَقَدُّس پامال ہوتا ہے۔ مسجد کی صفائی سُتھرائی رکھنے کا تو خُود اللہ عَزَّوَجَلَّ حکم ارشاد فرما رہا ہے، چُنانچہ پارہ 1 سُوْرَۃُ الْبَقَرہ کی آیت نمبر 125 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآىٕفِيْنَ وَ الْعٰكِفِيْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ﴿۱۲۵﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم و اسمٰعیل کو کہ میرا گھر خوب سُتھرا کرو طَواف والوں اور اِعتکاف والوں اور رُکوع و سُجود والوں کے لئے۔ (پ۱، البقرۃ: ۱۲۵)

مُفَسّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ مسجدوں کو پاک و صاف رکھا جائے۔ وہاں گندگی اور بدبُو دار چیز نہ لائی جائے۔

(نورالعرفان، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۲۵)

مسجدوں کا کچھ ادب ہائے! نہ مجھ سے ہو سکا
از طفیلِ مُصطفٰی فرما اِلٰہی در گزر

(وسائلِ بخشش ص637)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً یہ ہم سب کی ذِمّہ داری ہے کہ حکمِ قرآنی پر عمل کرتے ہوئے مسجدوں کو ہر طرح کی گندگی اور بدبُو دار چیزوں سے بچا کر صاف سُتھرا رکھیں۔ اَحادیثِ مُبارکہ میں بھی

ہمیں اسی بات کا حکم ملتا ہے۔ جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حُضُور نبیِ رَحمت، شَفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: بیشک ان مسجدوں میں گندگی، پیشاب اور پاخانہ جیسی کوئی چیز جائز نہیں۔ یہ مسجدیں تو تلاوتِ قرآن، اللہ تعالیٰ کے ذِکر اور نماز کیلئے ہیں۔ (مسند امام احمد، ۴/۳۸۱، حدیث: ۱۲۹۸۳) ایک اور مقام پر اِرْشاد فرمایا: مسجدیں بناؤ اور ان میں سے گردو غُبار نکال دیا کرو کہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے مسجد بنائے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے جَنَّت میں ایک گھر بنائے گا۔ ایک شخص نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا مسجدیں گُزر گاہوں پر بنائی جائیں؟ اِرْشاد فرمایا: ہاں! اور ان میں سے گرد و غُبار صاف کرنا حُورِ عین کا مہر ہے۔ (مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب بناء المسجد، ۲/۱۱۳، حدیث: ۱۹۴۹) معلوم ہوا کہ مسجد کی صَفائی کرنا، بہت ہی عظیمُ الشّان اور فضیلت والا کام ہے۔ آیئے! اس ضمن میں ایک روایت سُنتے ہیں۔

مسجد کی صفائی پر انوکھا انعام

حضرتِ سیدنا عُبَید بن مَرزُوق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مدینہ شریف زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں ایک عورت مسجد کی صَفائی کیا کرتی تھی۔ جب اس کا اِنتِقال ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس کے بارے میں خبر نہ دی گئی۔ ایک مَرتبہ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کی قَبْر کے قریب سے گُزرے تو دریافت فرمایا، "یہ کس کی قبر ہے؟" تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی، " اُمِّ مِحجَنْ کی۔" فرمایا، "وہی جو مَسجد کی صَفائی کیا کرتی تھی؟" صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی، "جی ہاں۔" تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لوگوں کو اس کی قَبْر پر صَف بنانے کا حکم دیا اور اُس کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ پھر اس عورت کو مُخاطَب کرکے فرمایا کہ "تُو نے کون سا کام سب سے افضل پایا؟" صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھم نے عرض کیا، "یَارَسُوْلَ اللہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! کیا یہ سُن رہی ہے؟" ارشاد فرمایا، "تم اس سے زِیادہ سُننے والے نہیں ہو۔" پھر رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ "اس (عورت) نے میرے سوال کے جواب میں کہا، "مسجد کی صَفائی کو (میں نے سب سے اَفضل عمل پایا)۔"

www.dawateislami.net

(الترغیب والترہیب، کتاب الصلوۃ، الترغیب فی تنظیف المساجد و تطہیر ھا الخ، رقم ۴، ج ۱، ص ۱۲۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے مسجد سے مَحَبَّت کرنا اوراس کی صفائی ستھرائی میں حصّہ لینا کیسا پیارا عمل ہے کہ اس کی برکت سے اس عورت کی نمازِ جنازہ، ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی پڑھائی۔ اس واقعے کو سننے کے بعد 3 باتوں کی ضروری وضاحت بھی سن لیجئے۔

(1) شریعت کو پردے کی حرمت کا بے حد لحاظ ہے۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ ظاہری کے دور میں عورتیں مسجد میں با جماعت نمازیں ادا کرتی تھیں، پھر تغیرِ زمان (یعنی تبدیلیٔ حالات) کے سبب عورتوں کو مسجد کی حاضری سے منع فرما دیا گیا۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے، امیر المُؤمنین فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عورتوں کو مسجد سے منع فرمایا، وہ اُم المُؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے پاس شکایت لے گئیں، (تو فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی تائید میں) فرمایا: اگر زمانۂ اقدس میں بھی حالت یہ (یعنی بگاڑ والی) ہوتی (تو) حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) عورتوں کو مسجد میں آنے کی اجازت نہ دیتے۔ (فتاوٰی رضویہ مخرجہ ج۹ ص ۵۴۹)

(2) اس مبارک واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ اختیار عطا فرمایا ہے کہ آپ جب چاہیں اور جس مُردے سے چاہیں، بات کر سکتے ہیں نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ مُردے بھی مخلوق کی بات سُننے اور سمجھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ چنانچہ مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: زندگی میں لوگوں کی سننے کی طاقت مختلف ہوتی ہے، بعض قریب سے سنتے ہیں، جیسے عام لوگ اور بعض دُور سے بھی سُن لیتے ہیں جیسے پیغمبر اور اَولیاء۔ مرنے کے بعد یہ طاقت بڑھتی ہے گھٹتی نہیں، لہٰذا عام مُردوں کو ان کے قبرستان میں جا کر پُکار سکتے ہیں دُور سے نہیں، لیکن انبیاء واَولیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دُور سے بھی پُکار سکتے ہیں، کیونکہ وہ جب

www.dawateislami.net

زندگی میں دُور سے سُنتے تھے تو بعدِ وفات بھی سُنیں گے۔ (علم القرآن، ص۲۰۸)

(3) میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ولیِ اَقْرَب یعنی میّت کا سب سے قریبی رشتہ دار، اگر نمازِ جنازہ نہ پڑھ سکے، تو اُسے قبر پر جنازہ پڑھنے کا اِختیار ہے۔ جیسا کہ بہارِ شریعت جلد اول صفحہ 838 پر ہے کہ: ولی کے سوا کسی ایسے نے نمازِ (جنازہ) پڑھائی جو ولی پر مُقدم (افضل) نہ ہو اور ولی نے اُسے اجازت بھی نہ دی تھی، تو اگر ولی نماز میں شریک نہ ہوا تو نماز کا اِعادہ کر سکتا ہے اور اگر مُردہ دفن ہو گیا ہے تو قبر پر (بھی) نمازِ (جنازہ) پڑھ سکتا ہے اور ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے زمانۂ اقدس میں تمام مسلمانوں کے ولیِ اقرب ہیں: چنانچہ اعلیٰ حضرت، اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: زمانۂ اَقدسِ حُضور سیّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں تمام مسلمین کے ولیِ اَحَق واَقْدَم (سب سے بڑے مالک) خُود حُضُور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔ (خود) رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِرْشاد فرماتے ہیں: **اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ** یعنی میں مُسلمانوں کا ان کی جانوں سے زیادہ مالک ہوں۔ (مسلم، کتاب الفرائض، باب ترک مالاً فلورثتہ، ص۸۷۴/۱۶۱۹) تو جو نمازِ جنازہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِطلاع دیئے بغیر اور لوگ پڑھ لیں، پھر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس پر اعادہ فرمائیں تو یہ ایسا ہی ہے جیسے نمازِ اَوّل (پہلی نمازِ جنازہ) ولی کے علاوہ کسی غیر نے پڑھائی۔ ولیِ اَحَق اختیارِ اِعادہ (یعنی دوبارہ پڑھنے کا اختیار) رکھتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/۲۹۱، ملخصاً) اسی لیے سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اُمِّ مِحجن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا کی قبر پر تشریف لے جا کر نمازِ جنازہ اَدا فرمائی اور جب ان سے افضل عمل کے بارے میں پُوچھا تو اُنہوں نے مسجد کی صفائی کو افضل عمل بتایا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی مسجدوں کو پاک وصاف رکھنا چاہیے کہ مسجد کی صَفائی کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب ہوتا ہے، حدیثِ پاک میں ہے: "**مَنْ اَلِفَ الْمَسْجِدَ اَلِفَہُ اللّٰہُ** جو مسجد سے مَحَبَّت کرتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنا محبوب بنالیتا ہے۔" (مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب لزوم المساجد، رقم ۲۰۳۱)

www.dawateislami.net

،ج ۲، ص ۱۳۵) مسجد کی صفائی کرنے والے اور اس میں رہ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت ورِیاضت کرنے والے بڑے ہی خُوش نصیب ہیں۔ یقیناً مسجد اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت ہی پیاری نعمت اور شیطان کے حملوں سے بچنے کیلئے بہت زبردَست رُکاوٹ ہے جیساکہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُالرّحمٰن بن مَعْقِل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہم سے بیان کیا جاتا تھا کہ **اَلْمَسْجِدُ حِصْنٌ حَصِیْنٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ** یعنی مسجد شیطان سے بچنے کے لیے ایک مضبوط قَلعہ (قَل۔عَہ) ہے۔ (مُصَنَّف ابن اَبی شَیْبہ رقم ۴، ج ۸ ص ۱۷۲)

مسجِد کی حیرت انگیز رَونقیں

مگر افسوس صَد کروڑ افسوس! فِی زمانہ شیطان کے شَر سے بچنے کیلئے مَساجد میں عِبادت و تلاوت کرنے والے بہت کم رہ گئے ہیں، بلکہ اب تو **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ مسلمانوں کی حالت اس قدر اَبتر (یعنی بُری) ہوتی جا رہی ہے کہ نماز کے اَوقات میں مسجدیں ویران نظر آتی ہیں، جبکہ چوک، بازار، سنیما گھر اور تفرِیحی مَقامات پر جَمِ غَفیر (یعنی بہت رَش) دکھائی دیتا ہے۔ مُؤَذِّن دن میں پانچ (5) مرتبہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ (آؤ فلاح کی طرف) کی صَدا لگا کر مسجد میں آنے کی دعوت دیتا ہے، مگر بد قسمتی سے ہم اس حاضری سے محروم رہتے ہیں۔ لہٰذا مسجدوں کی ویرانی پر خُوب دل جَلایئے، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ اسلامی بھائیوں کے 72 مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر 2 پر عمل کی اچھی نیّت سے اپنے گھر والوں، پڑوسیوں اور رِشتہ داروں کو نماز کی ترغیب دِلا کر مسجد میں لایئے، زوروشور سے "مسجد بھرو تحریک" چلایئے اور ایک ایک بے نمازی پر اِنفرادی کوشش کرکے اسے نمازی بنایئے اور یُوں اپنی مَساجد کا تَحَفُّظ بھی فرمایئے کہ جو مکان اپنے مکینوں (یعنی رہنے والوں) سے آباد ہو، اس پر کوئی قبضہ نہیں جما سکتا، ورنہ خالی مکان پر کوئی بھی قابِض ہو سکتا ہے۔ مدنی انعام نمبر 2 کیا ہے؟ آیئے اس کو بھی توجہ سے سُنتے ہیں: "کیا آج آپ نے پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا فرمائیں؟ نیز ہر بار کسی ایک کو اپنے ساتھ مسجد لے جانے کی کوشش فرمائی؟"۔ اس مدنی انعام پر عمل کی برکت سے خود بھی پہلی صف میں

www.dawateislami.net

تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ نمازِ باجماعت ادا کرنے کی سعادت حاصل ہو گی نیز دُوسروں کو بھی نماز کی دعوت دے کر عظیم نیکی کی دعوت کے ذریعے ثواب کا کثیر خزانہ اکٹھا کرنے کا موقع بھی ملے گا۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُس مُبارک دَور کو بھی یاد کیجئے کہ جب رات دن مسجِدیں آباد ہوا کرتی تھیں اور نمازیوں کی چہل پہل رہا کرتی تھی، چُنانچِہ

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام ابُوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''نیک لوگ فکرِ آخِرت کی وجہ سے مسجِدوں میں پڑے رہتے تھے تاکہ جتنا زِیادہ ہو سکے، اِس مُختَصر ترین زِندگی کی مُہلَت سے فائدہ اُٹھا کر آخِرت کی اَبدی (یعنی ہمیشگی والی) نعمتیں جمع کر لیں۔ عبادت کرنے والوں کی کثرت کے سبب مسجِد کے باہَر لڑکے وغیرہ اَشیائے خُورد و نَوش (یعنی کھانے پینے کی چیزیں) فَروخت کرتے، یُوں کھانے پینے کی اَشیاء بھی عبادت گُزاروں کو بآسانی دستیاب ہو جاتیں۔'' (کیمیائے سعادت ج ۱ ص ۳۳۹) سُبْحَانَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! وہ کیسا پاکیزہ دَور تھا کہ مسجِدوں میں رات دن رَونق ہوتی تھی اور آہ! آج تو مَساجِد کی وِیرانی دیکھ کر کلیجہ مُنہ کو آتا ہے۔ اے موت کا یقین رکھنے والے اسلامی بھائیو! جس سے بن پڑے وہ کَسبِ حَلال اور والِدین واَولاد وغیرہ کی دیکھ بھال نیز دیگر حُقُوقُ العِباد کی بجا آوری کے بعد جو وَقت فارِغ بچے، اُسے ضَرور ذِکر و دُرُود، فکرِ آخِرت اور اچّھی صُحبت میں گُزارنے کی کوشِش کرے۔

ہو جائیں مَولا مسجدیں آباد سب کی سب
سب کو نمازی دے بنا یا ربِّ مُصطفٰے

(وسائلِ بخشش، ص ۱۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرتِ سَیِّدُنا ابُو سَعِید خُدرِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رِسالت، شَہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، "جب تم کسی مسجد میں کثرت سے آمد و رَفت رکھنے والے کو دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

www.dawateislami.net

اِنَّمَا یَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ (پ۱۰،التوبہ:۱۸)	تَرجَمۂ کنز الایمان: اللہ کی مسجدیں وُہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے (ہیں)۔

(سنن ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمۃ الصلوۃ، رقم ۲۶۲۶، ج۴، ص ۲۸۰)

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ ''تفسیرِ نعیمی''میں فرماتے ہیں:''خیال رہے کہ مسجد آباد کرنے کی گیارہ(11)صُورتیں ہیں:(۱)مسجد تعمیر کرنا(۲)اس میں اضافہ کرنا(۳)اسے وسیع کرنا(۴)اس کی مَرَمَّت کرنا(۵)اس میں چٹّایاں، فرش وفروش بچھانا(۶)اس کی قَلۡعی چُونا کرنا(۷)اس میں روشنی وزِینت کرنا(۸)اس میں نمازو تلاوتِ قرآن کرنا(۹)اس میں دِینی مدارس قائم کرنا(۱۰)وہاں داخل ہونا، وہاں اکثر جانا، آنا، رہنا(۱۱)وہاں اَذان و تکبیر کہنا، اِمامت کرنا۔'' (تفسیر نعیمی، ج۱۰، ص۲۰۱)

مزید فرماتے ہیں:''مسجد بنانے یا اسے آباد کرنے یا وہاں باجماعت نمازاَدا کرنے کا شوق صحیح مُومن کی علامت ہے، اِنۡ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایسے لوگوں کا خاتمہ ایمان پر ہو گا۔'' (تفسیر نعیمی، ج۱۰، ص۲۰۴)

مسلماں ہے عطارؔ تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتمہ یا اِلٰہی

(وسائل بخشش، ص۱۰۵)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَساجد کی آبادکاری اور دعوتِ اسلامی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مسجدوں میں رہ کر نمازِ باجماعت اَدا کرنا، ذِکۡرُ اللہ اور عِلۡمِ دِین سیکھنے سکھانے کے ذریعے انہیں آباد رکھنا، مومن کی علامت ہے۔ ہمیں بھی اپنا قیمتی وَقت فُضُولیات میں برباد کرنے کے بجائے زِیادہ سے زِیادہ مسجد میں گُزارنا چاہیے۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی نے ہمیں ایسے کئی مَواقع فَراہم کر دیئے ہیں،

www.dawateislami.net

جن کے ذریعے ہم اپنا کثیر وَقْت مسجد میں گزار سکتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ عِلْمِ دِین کا ڈھیروں خزانہ بھی حاصل کرسکتے ہیں مثلاً،

1 پورے ماہِ رَمضانُ المُبارَک یا آخری عشرے میں تربیتی اِجتماعی اِعْتکاف کی ترکیب ہوتی ہے۔ جس میں ہزارہا اسلامی بھائیوں کو فرض عُلُوم سکھائے جاتے اور سُنَّتوں کے مُطابِق مدنی تَربِیَت کی جاتی ہے۔

2 مدنی قافلوں کے مُسافر اسلامی بھائی بھی مسجدوں میں قیام کرتے ہیں، یُوں انہیں اپنا اکثر وقت مسجد میں گُزارنے اور عِلْمِ دِیْن حاصل کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔

3 بعدِ فجر مدنی حلقے کی ترکیب ہوتی ہے، جس میں کم از کم تین (3) آیات، ترجمۂ کنزالایمان و تفسیر خزائن العرفان / تفسیر نور العرفان / تفسیر صراط الجنان کے ساتھ سُنائی جاتی ہیں۔

4 مختلف نمازوں کے بعد مدنی درس یعنی امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتب ورسائل کے ذریعے عِلْمِ دِین کے مدنی پُھول لُٹائے جاتے ہیں۔

5 دعوتِ اسلامی کے بعض مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) میں "مدنی تربیت گاہیں" مَوْجُود ہیں، بنیادی ضروریاتِ دِین، نماز کا عملی طریقہ، مختلف موضوعات پر سُنّتیں وآداب سیکھنے سکھانے کا عمل جاری رہتا ہے۔ آپ بھی مَساجد آباد کرنے اور عِلْمِ دِین سیکھنے سکھانے کیلئے اس عَظِیم کام میں شامل ہو کر رحمتِ خُداوَنْدی کے حقدار بن جائیے۔

6 مدرسۃ المدینہ بالغان کے ذریعے دُرست مخارج کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھنا سکھایا جاتا ہے، اس کی برکت سے بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسجدیں آباد رہتی ہیں۔

7 اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وقتاً فوقتاً مختلف کورسز (مثلاً 63 روزہ مدنی تربیتی کورس، 41 روزہ مدنی انعامات ومدنی قافلہ کورس، کردار ساز 12 روزہ مدنی کورس) اور مختلف مواقع پر ہونے والے مدنی مشوروں اور تربیتی اجتماعات کے ذریعے کثیر عاشقانِ رسول مسجدوں کو آباد رکھنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

رِسالہ مساجد کے آداب کا تعارف:

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مساجد کے آداب کے عنوان سے متعلق ایک عظیمُ الشّان معلوماتی رِسالہ بنام "**مساجد کے آداب**" مکتبۃ المدینہ سے شائع ہو چکا ہے، یہ رِسالہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے مدنی مذاکرے کی روشنی میں نئے مواد کے کافی اِضافے کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے، یہ رِسالہ مختلف سوالات پر بہت ہی پیارے اور احسن انداز میں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی طرف سے دِیے گئے جوابات کا انمول مدنی گلدستہ ہے، اس مدنی گلدستے کے رنگ برنگے مدنی پھول مختلف خوشبوئیں بکھیر رہے ہیں، اس رِسالے میں دِیے گئے سوالات کی چند جھلکیاں سُنتے ہیں تاکہ اِس عظیمُ الشّان رِسالے کو حاصل کرنے، خود بھی مطالعہ کرنے اور دُوسروں تک بھی پہنچانے کا مدنی ذہن بنے۔ مثلاً "❀ مسجِد میں بعض لوگ کھڑے ہو کر اپنی مجبوری اور بیماری وغیرہ کا بیان کر کے مدد کی اَپیل کرتے ہیں اگر وہ واقعی حقدار ہوں، تو کیا اُنہیں کچھ دے سکتے ہیں یا نہیں؟ ❀ کیا مسجد میں، مسجد، مدرسے یا کسی حاجت مند مسلمان کے لیے بھی چندہ نہیں کر سکتے؟ ❀ چھوٹے چھوٹے بچے جو مسجِد میں دَندَناتے اور شور مچاتے پھر رہے ہوتے ہیں، ان کا جُرم کس پر ہے؟ ❀ ائیر فریشنر (Air Freshner) کے ذریعے خوشبو کا چھڑکاؤ (Spray) عام ہوتا جا رہا ہے، اس میں کوئی نقصان تو نہیں؟ ❀ کمرے کو خُوشبو دار کرنے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟ ❀ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اِستقامت کیسے حاصل ہو سکتی ہے؟ ❀ جو اسلامی بھائی روٹھ کر دعوتِ اسلامی کا مدنی کام چھوڑ بیٹھے ہوں انہیں کیسے قریب کیا جائے؟

مسجد کے آداب کا خیال رکھئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھروں کو آباد رکھنا اور ان سے مَحَبَّت کرنا بڑی سَعادت کی بات ہے، لیکن مَساجِد کے آداب کا خیال رکھنا اور اسے ہر طرح کی ناپسندیدہ اور بدبُودار چیزوں سے بچانا بھی انتہائی ضروری ہے، چنانچہ

مسجِد میں کچّا گوشت نہ لے جائیں

www.dawateislami.net

صَدرُالشَّریعہ،بَدرُالطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اعظمی رَحمَۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مسجِد میں کچّا لہسن اور کچّی پیاز کھانا یا کھا کر جانا جائز نہیں، جب تک کہ بُو باقی ہو اور یِہی حکم ہر اُس چیز کا ہے ، جس میں بُو ہو، جیسے گَندَنا (یہ لہسن سے ملتی جُلتی ترکاری ہے) مُولی، کچّا گوشْت اور مِٹّی کا تیل، وہ دِیا سَلائی جس کے رگڑنے میں بُو اُڑتی ہو، رِیاح خارِج کرنا وغیرہ وغیرہ۔ جس کو گندہ دَہنی کا عارِضہ (یعنی منہ سے بدبو آنے کی بیماری) یا کوئی بدبودار زَخم ہو یا کوئی بدبودار دوا لگائی ہو تو، جب تک بُو مُنقَطِع (یعنی ختم) نہ ہو، اُس کو مسجِد میں آنے کی مُمانَعت ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۶۴۸)

مُنہ میں بدبُو ہو تو مسجِد میں جانا حرام ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ مُنہ میں بدبو ہونے کی صورت میں جب تک بُو ختم نہ ہو جائے مسجد میں جانا منع ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اس بارے میں مدنی پُھول ارشاد فرماتے ہیں: "بھوک سے کم کھانے کی عادت بنایئے، یعنی ابھی خواہِش باقی ہو کہ ہاتھ روک لیجئے۔ اگر خوب ڈٹ کر کھاتے رہے اور وَقت بے وَقت سیخ کباب، برگر، آلو چھولے، پِزّے، آئسکریم، ٹھنڈی بوتلیں وغیرہ پیٹ میں پہنچاتے رہے، پیٹ خراب ہو گیا اور خدا نخواستہ "گندہ دَہنی" یعنی مُنہ سے بدبو آنے کی بیماری لگ گئی تو سخت امتحان ہو جائے گا، کیونکہ مُنہ سے بدبو آتی ہو تو **مسجِد کا داخِلہ حرام ہے**، یہاں تک کہ جس وَقت مُنہ سے بدبو آرہی ہو، اُس وَقت باجماعت نَماز پڑھنے کے لئے بھی **مسجِد میں آنا گناہ** ہے۔ چُونکہ فکرِ آخِرت کی کمی کے باعِث لوگوں کی بھاری اکثَرِیت میں کھانے کی حرص زیادہ اور آج کل ہر طَرف " فُوڈ کلچر" کا دَور دَورہ ہے، اِس وجہ سے ایک تعداد ہے جن کے مُنہ سے بدبُو آتی ہے۔ اس کا بہترین علاج یہ ہے کہ سادہ غذا اور وہ بھی بھوک سے کم کھائے اور ہاضِمہ دُرُست رکھے۔ نیز جب بھی کھا چکے، خِلال کرنے اور خوب اچّھی طرح کلّیاں وغیرہ کر کے مُنہ صاف رکھنے کی عادت بنائے، ورنہ غذا کے اَجزا دانتوں کے خَلا

www.dawateislami.net

(GAPE) میں رہ جاتے، سڑتے اور بدبُو لاتے ہیں۔ صِرف مُنہ کی بدبو ہی نہیں بلکہ ہر طرح کی بدبُو سے مسجِد کو بچانا واجب ہے۔

لہٰذا ہمیں مسجد کے آداب کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے صاف ستھرا لباس پہن کر، خوشبو لگا کر مسجد میں حاضر ہونا چاہیے۔ ذرا غور کیجئے! اگر ہمیں حکمرانوں، وزیروں، افسروں یا کسی بڑے آدمی کے پاس جانا ہو تو صاف ستھرا لباس پہنتے، عِمامہ، چادر وغیرہ درست کرتے اور خوشبو لگاتے ہیں، مگر مسجد میں جانے کیلئے ایسا اہتمام نہیں کرتے، حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تو تمام بادشاہوں کا بادشاہ ہے، اس کی شان وعظمت تو سب سے بلند وبالا ہے۔

سیّدنا امامِ اعظم کا قیمتی عمامہ ولباس

مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 517 صفحات پر مشتمل کتاب "عمامہ کے فضائل" صفحہ 184 پر ہے کہ حضرت سیّدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے رات کی نماز کے لیے ایک قیمتی لباس سلوا رکھا تھا جس میں قمیص، عمامہ، چادر اور شلوار تھی، اس کی قیمت 1500 درہم تھی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اسے روزانہ رات کے وقت زیبِ تن فرماتے اور ارشاد فرماتے: اَلتَّزَیُّنُ لِلّٰہِ تَعَالٰی اَوْلٰی مِنَ التَّزَیُّنِ لِلنَّاسِ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے زِینت اختیار کرنا، لوگوں کے لیے زِینت اختیار کرنے سے بہتر ہے۔

(تفسیر روح البیان، پ۸، الاعراف، تحت الآیۃ:۳۱، ۳/۱۵۴)

مسجِد کی حاضِری کیلئے زِینت اختیار کرنے کا تو خود اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حکم ارشاد فرمایا ہے: چنانچہ پارہ 8 سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف آیت نمبر 31 میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ	تَرجَمۂ کنز الایمان: اے آدم کی اَولاد اپنی زِینت لو جب مسجد میں جاؤ

نماز کیلئے عطر لگانا مُستحب ہے

www.dawateislami.net

صدرُ الْاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: یعنی لباسِ زینت اور ایک قول یہ ہے کہ کنگھی کرنا، خوشبو لگانا داخلِ زینت ہے اور سنّت یہ ہے کہ آدمی بہتر ھَیئَت (یعنی عمدہ صورت و حالت) کے ساتھ نماز کے لئے حاضِر ہو، کیونکہ نماز میں ربّ عَزَّوَجَلَّ سے مُناجات ہے تو اس کے لئے زِینت کرنا عطر لگانا مُستَحب ہے۔ (خزائنُ العرفان ص ۲۹۱)

مسجد میں باتوں کی بدبُو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہو سکتا ہے کسی کے ذہن میں یہ خیال آئے کہ میں تو پانچوں وَقت پاک صاف ہو کر خُوشبو لگا کر مسجد میں جاتا ہوں اور مسجد کی اَشیاء وغیرہ بھی خراب نہیں کرتا ہوں، تو اس طرح میں بدبو پھیلا کر مسجد کی بے ادبی سے بچ جاتا ہوں۔ تو جواباً عرض ہے ضروری نہیں کہ ظاہری چیزوں سے ہی مسجد میں بدبُو پھیلتی ہو، بلکہ آج ہماری اکثریت ایسے مَرَض میں مُبتلا ہے کہ جس کا ہمیں احساس بھی نہیں ہوتا اور ہم مسجدیں "بدبُو دار" کرتے چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے "جو لوگ غیبت کرتے اور مسجِد میں دُنیا کی باتیں کرتے ہیں، ان کے منہ سے وہ گندی بدبُو نکلتی ہے، جس سے فِرِشتے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور ان کی شکایت کرتے ہیں۔" (فتاویٰ رضویہ مخرجہ، ۱۶ / ۳۱۲)

اس روایت کی روشنی میں ہم اپنا اور اپنے معاشرے کا جائزہ لیں کہ کیا ہمارے ذہن کے کسی گوشہ میں کبھی یہ بات آئی کہ مسجد میں غیبت کرنا، مسجد میں دُنیا کی باتیں کرنا بھی منہ سے گندی بدبُو کے نکلنے کا سبب ہے؟ کیا کبھی اس بات کی طرف بھی ہمارا دھیان گیا کہ ہمیں مسجد میں فضول گوئی نہیں کرنی چاہیے؟ یاد رکھئے! مساجد کی تعمیر کا مقصد اس میں دنیاوی باتیں کرنا نہیں، بلکہ یادِ الٰہی میں مشغول رہنا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے داعی (یعنی دعوت دینے والے) کی آواز پر لبیک کہا اور اللہ تعالیٰ کی مسجدیں اچھے طور پر تعمیر کیں، تو اس کے عِوَض اللہ تعالیٰ کے یہاں جنّت ہے۔ عرض کی

www.dawateislami.net

گئی: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم! مسجدوں کی اچھی تعمیر کیا ہے؟ فرمایا: اس میں آواز بلند نہ کرنا اور کوئی بیہودہ بات زبان سے نہ نکالنا۔ (کنز العمال، کتاب الصلاۃ، قسم الاقوال، ۷/۲۷۳، حدیث: ۲۰۸۳۷)

ہمارے اَسلاف مسجد کے آداب کا بڑا خیال رکھتے اور مسجد میں دُنیوی باتیں کرنے کو ناپسند فرماتے۔

بے ادبوں کو مسجد سے نکال دیا

حضرت سَیِّدُنا عیسٰی علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اُن لوگوں کو مساجد میں زیادہ بیٹھنے سے منع کرتے تھے جو مساجد کے آداب نہیں جانتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے مسجد میں کچھ لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا، جو فضول باتیں کررہے تھے۔ تو اپنی چادر لپیٹ کر ان کو مارا اور وہاں سے نکال دیا اور فرمایا: تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھروں کو دنیا کے بازار بنا رکھا ہے، حالانکہ یہ تو آخرت کے بازار ہیں۔ (تنبیہ المغترین، الباب الثالث، ص ۱۶۲)

حضرت سَیِّدُنا سائب بن یزید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں لیٹا ہوا تھا، تو کسی نے مجھے کنکری ماری، میں نے دیکھا تو وہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ جاؤ اور ان دونوں آدمیوں کو جو مسجد میں زور زور سے باتیں کررہے تھے، میرے پاس لے کر آؤ۔ میں ان دونوں کو لے کر حاضرِ خدمت ہو گیا۔ امیر المومنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سے پوچھا: تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔ اَمیرُ المُؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اگر تم دونوں مدینے کے رہنے والے ہوتے تو میں تمہیں سخت سزا دیتا۔ تم لوگ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی مسجد میں بلند آواز سے گفتگو کر رہے ہو۔

(بخاری، کتاب الصلوۃ، باب رفع الصوت فی المساجد، ۱/۱۷۸، حدیث ۴۷۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے! ایک طرف تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے یہ نیک بندے ہیں، جو مسجد کے آداب کا بے حد خیال رکھتے تھے اور دوسری طرف ہم ہیں کہ آدابِ مسجد سے بالکل ناواقف

www.dawateislami.net

ہیں۔ فضول باتیں تو اپنی جگہ ، بسا اوقات کئی لوگ مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ فحش کلام تک کر جاتے ہیں۔ اس قسم کی بے حرمتی عُموماً مسجد میں نکاح یا تیجہ وغیرہ کی تقریب میں ہوتی ہے۔ کچھ لوگ تو نکاح کے معاملات یا قرآنِ پاک کی تلاوت میں مصروف ہوتے ہیں اور کچھ لوگ ایک کونے میں اپنی باتوں کی محفل سجا لیتے ہیں ۔ پھر فُضُول باتوں، غیبتوں ، چُغلیوں، مذاق مسخریوں اور قہقہوں کا ایسا سلسلہ شُروع ہوتا ہے کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔ خدارا کچھ خوف کیجئے! ہمارا یہ طرزِ عمل ہماری دنیا وآخرت کو برباد کر سکتا ہے۔ ایسے لوگوں کے خلاف مسجد، خود اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں فریاد کرتی ہے۔ چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ ایک مسجد اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور شکایت کرنے چلی کہ لوگ مجھ میں دُنیا کی باتیں کرتے ہیں ، ملائکہ اسے آتے ہوئے ملے اور بولے: ہم انہیں ہلاک کرنے کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ (فتاوٰی رضویہ ج۱۶ص ۳۱۲)

آیئے !مسجد میں دُنیوی باتوں اور مسجد میں ہنسنے کی مذمت پر روایات سنتے ہیں:

1 ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ مسجدوں کے اندر دُنیا کی باتیں کریں گے، تو اس وَقْت تم ان لوگوں کے پاس نہ بیٹھنا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ان لوگوں کی کچھ پروا نہیں۔(شعب الإیمان، باب في الصلوٰت، فصل المشي إلی المساجد، ۳/۸۶، حدیث: ۲۹۶۲)

2 مسجد میں دنیاوی بات چیت، نیکیوں کو اس طرح کھا جاتی ہے، جس طرح چوپائے گھاس کو کھاتے ہیں۔ (اتحاف السادۃ المتقین، کتاب اسرار الصلوۃ ومھماتھا، الباب الاول، ۳/۵۰)

3 مسجد میں ہنسنا قبر میں اندھیرا (لاتا) ہے۔(الجامع الصغیر، فصل فی المحلی بأل من ھذا الحرف، ۱/۳۲۲، حدیث:۵۲۳۱)

مسجِد میں موبائل فون کی گھنٹی بند رکھئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان تمام وعیدوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے خود کو ہلاکت سے بچایئے اور مسجد کے آداب بجالاتے ہوئے، اس بات کا بھی خیال رکھئے کہ مسجِد میں چلتے وقت پاؤں کی دھمک (دَھ۔مَک) پیدا نہ ہو نیز چَھڑی (WALKING STICK)، چَھتری،ہاتھ کا پنکھا، چَپّل، تھیلا (BAG)، برتن

www.dawateislami.net

وغیرہ کوئی چیز بھی اِس طرح نہ ڈالیئے کہ آواز پیدا ہو۔اگر موبائل فون ہو تو مسجِد میں اس کی گھنٹی بھی بند رکھیئے، افسوس! فی زمانہ اس کی احتیاط بہت کم کی جاتی ہے، یہاں تک کہ مسجدُ الحرام شریف میں اور وہ بھی عین خانۂ کعبہ کے طواف میں لوگوں کے موبائل فون کی گھنٹیاں بلکہ مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ میوزیکل ٹیونز (Musical Tunes) گونجتی رہتی ہیں، حالانکہ میوزیکل ٹیون تو مسجِد کے علاوہ بھی ناجائز و گناہ ہے۔(تو مسجد میں تو حکم اور سخت ہو گا۔)

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی قافلوں میں سفر کرنا بھی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنّتوں کی خدمت کے لیے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مَدَنی قافلے میں سفر کرنا" بھی ہے۔ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں اور میرا ایک انصاری پڑوسی بَنُو اُمیّہ بن زید (کے محلّے) میں رہتے تھے، جو مدینۂ پاک کی بُلندی پر تھا، ہم باری باری سرکارِ والا تَبار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تھے، ایک دن وہ مدینۂ مُنوّرہ جاتے اور واپس آکر اس دن کی وَحْی کا حال مجھے بتادیتے اور ایک دن میں جاتا اور آکر اس دن کی وَحْی کی خبر کا حال اُنہیں بتاتا۔ (صحیح بُخاری ج ۱ ص ۵۰ حدیث ۸۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جیسا کہ ہم نے سُنا کہ مدنی قافلوں میں سفر کر کے بھی مساجد کو آباد کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت حاصل کرنے والے عاشقانِ رسول نہ صرف خود مسجدوں کو آباد کرتے ہیں، بلکہ دِیگر مسلمانوں کو بھی نیکی کی دعوت کے ذریعے مسجدیں آباد کرنے کی ترغیب دِلاتے ہیں۔ آیئے! ہم بھی ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلے میں سفر کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر "مسجد" کو آباد کرنے کی نیّت سے مدنی قافلوں میں سفر کی نیّت کرتے ہیں۔

ہمیں بھی ہر ماہ کم اَزْکم تین دن کے مدنی قافلے میں ضرور سفر کرنا چاہیے۔ اس سے جہاں ہمیں علمِ

www.dawateislami.net

دین سیکھنے کا موقع ملے گا، وہیں نیکی کی دعوت عام کرنے کا ثواب بھی ہاتھ آئے گا۔ مدنی قافلے میں سفر کی بڑی برکتیں ہیں۔ آیئے! ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

19 سال پرانا مرض دور ہو گیا

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقے ناظم آباد کے مُقیم ایک عُمر رسیدہ اسلامی بھائی مدنی قافلے سے حاصل ہونے والی برکات کا کچھ اس طرح تذکرہ کرتے ہیں کہ میں تقریباً 19 سال سے سانس کے مرض میں مُبتلا تھا۔ بَسا اَوقات مرض کی شِدَّت کی وجہ سے مجھے شدید اَذِیَّت کا سامنا کرنا پڑتا۔ کبھی آدھی رات کو طبیعت بگڑ جاتی تو اسی وقت ڈاکٹر کے پاس جانا پڑتا الغرض میں بے حد پریشان رہتا تھا۔ علاج معالجہ میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔ ہر روز کم و بیش 150 روپے دواؤں پر خرچ ہوتے جس سے وقتی طور پر تو آرام ہو جاتا مگر مجھے مُستقل سُکون مُیَسَّر نہ آتا۔ ہر وَقْت اسی فکر و پریشانی میں رہتا کہ اس مرض سے کیونکر شِفا ملے گی۔ میری خُوش قسمتی کہ ایک مرتبہ دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کے ہمراہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل ہوئی۔ مدنی قافلے کی برکت سے جہاں میرے روز و شب عبادتِ الٰہی میں گُزرے اور علمِ دین حاصل کرنے کا موقع ملا وہیں مجھے دیگر برکات بھی نصیب ہوئیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان تین دن میں مجھے انجکشن کی حاجت پیش آئی نہ ہی کسی ڈاکٹر کے پاس جانا پڑا بلکہ مدنی قافلے میں ایسا اِطمینان اور سُکون ملا کہ جو اس سے پہلے کبھی نہ ملا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے کی برکت سے میرے 19 سال پُرانے مرض میں نُمایاں کمی آئی۔ اب میں نے نِیَّت کر لی ہے کہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر ماہ تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مسجد میں داخلے کی ممانعت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پاگلوں، بچوں اور نشہ میں مدہوش افراد کا مَسجد میں آنا بھی مسجد

www.dawateislami.net

میں پائی جانے والی برائی ہے، اس سے بھی مسجد کا تقدس پامال ہوتا ہے۔ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا **ابوبلال محمد الیاس عطار قادری** رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **فیضانِ سُنَّت، جلد اوّل، صفحہ 1220** پر تحریر فرماتے ہیں: **ایسا بچّہ جس سے نَجاست** (یعنی پیشاب وغیرہ کر دینے) **کا خَطرہ ہو اور پاگل کو مسجد کے اندر لے جانا حرام ہے اگر نَجاست کا خطرہ نہ ہو تو مکروہ۔** (ردالمحتار، ۲/ ۵۱۸) **صفحہ 1221** پر فرماتے ہیں: **بچّہ یا پاگل** (یا بے ہوش یا جس پر جِنّ آیا ہوا ہو اس) کو دَم کروانے کے لئے بھی مسجد میں لے جانے کی شریعت میں اجازت نہیں۔ چھوٹے بچّہ کو اچھی طرح کپڑے میں لپیٹ کر بلکہ "پیکنگ" کرکے بھی نہیں لاسکتے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِحترامِ مسجد کے حوالے سے فیضانِ سُنَّت (جلد اوّل) صَفْحَہ 1202 تا 1207 پر بیان کردہ مَدَنی پھولوں میں سے چند مدنی پھول قبول فرما کر اپنے دل کے مَدَنی گلدستے میں سجا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکتیں نصیب ہوں گی۔ چنانچہ

(1) مسجِد کے اندر کسی قسم کا کُوڑا ہرگز نہ پھینکیں۔ سیِّدُنا شیخ عبدُالحق مُحدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "جذبُ القُلوب" میں نقل کرتے ہیں کہ مسجِد میں اگر خَس (یعنی معمولی سا تنکا یا ذرّہ) بھی پھینکا جائے، تو اس سے مسجِد کو اس قَدَر تکلیف پہنچتی ہے، جس قَدَر تکلیف انسان کو اپنی آنکھ میں خس (یعنی معمولی ذرّہ) پڑ جانے سے ہوتی ہے۔ (جذبُ القُلوب ص ۲۲۲)

(2) مسجِد کی دیوار، اِس کے فَرش، چٹائی یا دَری کے اوپر یا اس کے نیچے تُھوکنا، ناک سِنکنا، ناک یا کان میں سے مَیل نکال کر لگانا، مسجِد کی دری یا چٹائی سے دھاگہ یا تِنکا وغیرہ نَوچنا سب ممنوع ہے۔

(3) ضَرورتاً (مسجِد کے اندر) اپنے رُومال وغیرہ سے ناک پُونچھنے میں کوئی مُضایَقہ نہیں۔

(4) مسجِد میں جھاڑو دینے میں جو گرد اور کُوڑا وغیرہ نکلے، وہ ایسی جگہ مت ڈالئے جہاں بے اَدَبی ہو۔

(5) جُوتے اُتار کر مسجِد میں ساتھ لے جانا چاہیں تو گرد وغیرہ باہَر جھاڑ لیجئے۔ اگر پاؤں کے تلووں میں گرد

www.dawateislami.net

کے ذرّات لگے ہوں تو اپنے رومال وغیرہ سے پُونچھ کر مسجِد میں داخِل ہوں۔ مسجِد میں گرد کا کوئی ذرّہ نہ گِرنے پائے اِس کا خیال رکھئے۔

(6) مسجِد کے وُضو خانے پر وُضو کرنے کے بعد پاؤں وضو خانے ہی پر اچّھی طرح خشک کر لیجئے، گیلے پاؤں لیکر چلنے سے مسجد کا فرش گندا اور دریاں مَیلی اور بدنُما ہو جاتی ہیں۔

(7) مسجِد کے ایک دَرَجے سے دوسرے دَرَجے کے داخِلے کے وَقت (مَثَلاً صحن میں داخل ہوں تب بھی اور صِحن سے اندرونی حصّے میں جائیں جب بھی) سیدھا قدم بڑھایا جائے، حتّٰی کہ اگر صَف بچھی ہو، اس پر بھی سیدھا قدم رکھیں اور جب وہاں سے ہٹیں، تب بھی سیدھا قدم فرشِ مسجد پر رکھیں (یعنی آتے جاتے ہر بچھی ہوئی صَف پر پہلے سیدھا قدم رکھیں) یا خَطِیب جب مِنبر پر جانے کا اِرادہ کرے، پہلے سیدھا قدم رکھے اور جب اُترے تو (بھی) سیدھا قدم اُتارے۔

(8) مسجِد میں اگر چِھینک آئے تو کوشِش کریں آہِستہ آواز نکلے، اسی طرح کھانسی۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجِد میں زور کی چھینک کو ناپسند فرماتے۔ اِسی طرح ڈکار کو ضَبط کرنا چاہیے اور نہ ہو تو حتَّی الْاِمکان آواز دَبائی جائے، اگرچِہ غیرِ مسجِد میں ہو۔ خُصُوصًا مجلس میں یا کسی معظّم (یعنی بزرگ) کے سامنے بے تہذِیبی ہے۔ حدیثِ (پاک) میں ہے: ایک شخص نے دربارِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں ڈکار لی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ہم سے اپنی ڈکار دُور رکھ کہ دنیا میں جو زیادہ مُدّت تک پیٹ بھرتے تھے وہ قِیامت کے دن زیادہ مُدّت تک بُھوکے رہیں گے۔'' (شَرحُ السُّنّۃ ج ۷ ص ۲۹۳ حدیث ۳۹۴۴) اور جماہی میں آواز کہیں بھی نہیں نکالنی چاہیے۔ اگرچِہ مسجِد سے باہر تنہا ہو، کیونکہ یہ شیطان کا قہقہہ ہے۔ جماہی جب آئے حتّٰی الاِمکان مُنہ بند رکھیں، مُنہ کھولنے سے شیطان مُنہ میں تُھوک دیتا ہے۔ اگر یوں نہ رُکے تو اُوپر کے دانتوں سے نیچے کا ہونٹ دَبالیں اور اس طرح بھی نہ رُکے تو حتّٰی الاِمکان منہ کم کھولیں اور اُلٹا ہاتھ اُلٹی طرف سے مُنہ پر رکھ لیں۔ چُونکہ جماہی شیطان کی طرف سے

www.dawateislami.net

ہے اور اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اس سے محفوظ ہیں۔ لہٰذا جماہی آئے تو یہ تصوُّر کریں کہ ''انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو جماہی نہیں آتی۔'' اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فوراً رُک جائے گی۔ (رَدُّالمُحتار ج۲ ص۴۹۹،۴۹۸)

(9) تَمَسْخُر (مَسخرہ پن) ویسے ہی ممنوع ہے اور مسجِد میں سخت ناجائز۔

(10) مسجِد میں حدَث (یعنی رِیح خارِج کرنا) مَنع ہے۔

(11) قِبلے کی طرف پاؤں پھیلانا تو ہر جگہ منع ہے۔ مسجِد میں کسی طرف نہ پھیلائے کہ یہ خِلافِ آدابِ دربار ہے۔ حضرتِ سری سقطی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسجِد میں تنہا بیٹھے تھے، پاؤں پھیلا لیا، گوشۂ مسجِد سے ہاتِف نے آواز دی: ''سری! بادشاہوں کے حُضُور میں یوں ہی بیٹھتے ہیں؟'' مَعًا (یعنی فورًا) پاؤں سمیٹے اور ایسے سَمیٹے کہ وَقتِ انتقال ہی پھیلے۔ (سبع سنابل ص ۱۳۱) (چھوٹے بچوں کو بھی پیار کرتے، اُٹھاتے، لِٹاتے وقت احتیاط کریں کہ ان کے پاؤں قبلہ کی طرف نہ ہوں اور اور بچوں کو قضائے حاجت کرواتے وقت بھی ضروری ہے کہ اُس کا رُخ یا پیٹھ قبلہ کی طرف نہ ہو)

(12) اِستِعمال شُدہ جُوتا مسجِد میں پہن کر جانا، گستاخی و بے ادبی ہے۔

الٰہی کرم بہرِ شاہِ عَرَب ہو
ہمیں مَسجِدوں کا مُیَسَّر ادب ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی مسجد کے آداب کا مُعامَلَہ اِنتہائی نازُک ہے، اس لئے خُوب اِحتیاط کرنے کی ضرورت ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ ذراسی بے احتیاطی کے سبب ہم مسجد کے حُقُوق پامال کر بیٹھیں۔ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ مسجد کے آداب کا بہت خیال فرماتے ہیں: ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ایک بار شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے مسجد میں داخل ہونے سے قبل

www.dawateislami.net

جُوتے اُتارے، دونوں پاؤں کپڑے سے صاف کیے اور پھر مسجد میں داخل ہوئے۔ مدنی مُذاکرے میں اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: میں مسجد میں داخل ہوتے وَقْت کپڑے سے اپنے پاؤں صاف کرلیتاہوں تاکہ مٹی کا کوئی ذَرَّہ مسجد میں نہ چلا جائے۔ مزید فرماتے ہیں: "میں سُنَّت پر عمل کی نیت سے داڑھی اور بھنوؤں پر بھی تیل لگاتا ہوں، لیکن اسے خُوب اچھی طرح صاف کرلیتاہوں تاکہ اس تیل کی چکناہٹ سے مسجد کا فرش آلودہ نہ ہوجائے"۔

اَمیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اکثر جیب میں شاپر رکھتے ہیں اور مسجد کے فرش پر گِرے ہوئے بال و ذَرَّات وغیرہ اُٹھاکر اس میں ڈالتے رہتے ہیں اور کبھی کبھی زائد شاپر بھی رکھتے ہیں جو کہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو ترغیب دِلا کر تحفے میں پیش فرماتے اوراس طرح مسجد سے ذَرَّات وغیرہ اُٹھانے کا ذِہن بناتے ہیں۔ مسجد کے آداب کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے شَیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ ''مسجدیں خُوشبو دار رکھئے'' مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل فرماکر خود بھی مطالعہ کیجئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی حسبِ توفیق تحفۃً پیش کیجئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس رسالے کو پڑھا(Read) بھی جا سکتا ہے،ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیاجاسکتاہے اور پرنٹ آؤٹ(Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

مجلس خُدّامُ المساجد کا تَعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَساجد کی اَہَمِیَّت اوراَدب واِحترام دل میں بٹھانے، باجماعت نماز کی عادت بنانے، سُنَّتوں پر عمل کا جذبہ پانے، نیکی کی دعوت عام کرنے، مدنی قافلوں میں سفر کرنے، مدنی انعامات پر عمل کرنے اور دوسروں کو ترغیب دلانے کا ذہن پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے اور دِین کے کاموں میں ترقی کیلئے جتنا بن پڑے، دعوتِ اسلامی کے ساتھ تعاون کیجئے۔ دعوتِ اسلامی اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کم و بیش 100 شعبہ جات میں مدنی کام کررہی ہے۔ انھی میں

www.dawateislami.net

سے ایک شعبہ خدام المساجد بھی ہے،اس شعبے کا قیام شیخِ طریقت،امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے اس خواب کی تکمیل ہے کہ اے کاش!ہماری مَساجِد آباد ہو جائیں،ان کی رونقیں پلٹ آئیں اور نفس وشیطان کی وجہ سے مخلوق جو اپنے خالق عَزَّوَجَلَّ سے دُور ہو چکی ہے، قریب ہو جائے۔

مجلس ”خُدَّامُ الْمَسَاجِد“ پرانی مَساجِد آباد کرنے کی کوشش کے ساتھ ساتھ نئ مساجد کی تعمیر کے لیے بھی کوشش کرتی رہتی ہے۔چنانچِہ اس ضِمن میں مساجد کی تعمیرات وغیرہ کا سلسلہ کسی نہ کسی صورت میں جاری رَہتا ہے۔جن علاقوں یا شہروں میں مَساجد کی ضرورت ہوتی ہے، وہاں مَجلس خدّامُ المساجد کے ذمہ داران،وہاں کے علاقے یا شہر یا کابینہ کی مشاورت کے نگران کے ذریعے دارالافتاء اہلسنَّت سے شرعی رہنمائی لے کر جگہ (Plot) کے حُصُول کی کوشش اور مخیرّ افراد سے تعمیرات کی ترکیب کرتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم نے مساجد کو پاک وصاف رکھنے اس کا اَدب واحترام کرنے کے حوالے سے اسلافِ کرام کے واقعات سُنے۔

- ❖ اعلیٰ حضرت،امامِ اہلسُنَّت، مُجدِّدِ دین ومِلّت، پروانۂ شمع رسالت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مسجد کے انوکھے ادب واِحترام والا ایمان افروز واقعہ سُنا۔
- ❖ مسجد کی صفائی پر مدینہ شریف کی عورت کو کیسا انعام ملا کہ سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُس کی قبر پر تشریف لے جاکر اُس کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔
- ❖ مسجد میں کثرت سے آمدورفت رکھنے والے خوش نصیب کے بارے میں حدیث پاک

www.dawateislami.net

میں اِرشاد فرمایا گیا کہ اُس کے ایمان کی گواہی دو۔

❖ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مختلف مدنی کاموں کے ذریعے بھی مسجدوں کو آباد رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

❖ مسجد میں فُضول باتیں کرنا، ہنسنا کھیلنا، شور وغُل مچانا، بدبودار چیزیں لانا یاخود جسم یا منہ کی بدبو کے ساتھ آنا، موبائل فون کی گھنٹی یا میوزکل ٹیون بجانا اور خرید وفروخت وغیرہ یہ سب کام منع اور مسجد کے آداب کے خلاف ہیں۔

❖ اگر ماضی میں ہم سے بھی ایسی بُھول ہوگئی ہو تو اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں نادِم ہوکر توبہ کریں اور آئندہ ان بُرائیوں سے بچنے کی کوشش بھی کریں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اورآداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵)

سینہ تری سُنّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

"خاموش رہو" کے آٹھ(8) حُرُوف کی نسبت سے بات چیت کرنے کے 8 مَدَنی پھول

(1) فرمانِ مُصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "جو چُپ رہا اُس نے نَجات پائی۔" (سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج ٤ ص ٢٢٥ حدیث ٢٥٠٩) (2) مسکرا کر اور خَندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے (3) مسلمانوں کی دلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤدَّبانہ لہجہ رکھئےاِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کمانے کے ساتھ ساتھ دونوں کے نزدیک آپ مُعزّز رہیں گے چلّا چلّا کر بات کرنا جیسا کہ آجکل بے تکلُّفی میں اکثر دوست آپس میں کرتے ہیں سنّت نہیں (4) چاہے ایک دن کا بچّہ ہوا چّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنایئے۔ آپ کے اخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا (5) بات چیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا یاناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں، اس سے دوسروں کو گِھن آتی ہے (6) جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اطمینان سے سنئے۔ اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع کر دینا سنّت نہیں (7) بات چیت کرتے ہوئے بلکہ کسی بھی حالت میں قہقہہ نہ لگایئے کہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی قہقہہ نہیں لگایا (8) زیادہ باتیں کرنے اور بار بار قہقہہ لگانے سے ہیبت جاتی رہتی ہے

ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو (2) کتب (۱) 312 صفحات پر مُشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب " سنّتیں اور آداب " ھَدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو

www.dawateislami.net

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں۔

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر (70) دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

www.dawateislami.net

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہوجاتی ہے۔[4]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

1…القول البدیع، الباب الثانی، ص۲۷۷

2…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

3…القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

4…الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

www.dawateislami.net

حضرتِ سیّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویا شَبِ قَدْر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ عَزَّ وَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

1 . . . مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة . . . الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

2 . . . تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵

www.dawateislami.net